روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
ہفتہ 19- فروری 2000ء - 12 ذی قعدہ 1420 ہجری- 19- تبلیغ 1379 ہش ۔ جلد 50-85 نمبر 41

سچی ہجرت کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اصل مہاجر وہ ہے جو ان تمام اقوال و افعال کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شئے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو۔ تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی۔ جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ' پیسہ' کوڑی۔ لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شئے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذالقیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اس کی زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے۔ جس کے معنی رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کرلیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کرلی ہوئی ہے۔ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنی پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی' فرش و ہمسائے' وہ گلیاں' کوچے' بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے' اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرماوے۔ نہیں مارتا۔ ان اللہ یحب التوابین (البقرہ: 223) میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کرکے غریب' بیکس ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 2)

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں۔ اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرکے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ الحسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 96

حضرت مولانا نورالدین سے شدید تعلق محبت

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب امام بیت دارالفضل قادیان کا وطن مالوف لکووال ضلع انبالہ تھا آپ کو حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کا شرف 1900ء میں حاصل ہوا آپ کی روایت ہے کہ

ایک دفعہ ایک رئیس نے حضرت مولوی صاحب کی نسبت اجازت طلب کی کہ آپ ان کو اجازت دیں تاکہ آپ میرے علاج کے لئے چند روز میرے پاس ٹھہریں۔ اور میں سو روپیہ روزانہ کے حساب سے آپ کو دوں گا۔ وہ غالباً راولپنڈی کے ضلع کا رئیس تھا۔ اور یہ بات گرمیوں کے موسم کی تھی۔ اور حضور شہ نشین پر بیٹھے تھے۔ جب اس نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا:۔

اگر میں نورالدین کو حکم دوں کہ تو پانی میں چلا جا تو وہ پانی میں جانے کے لئے تیار ہے اگر میں اس کو کہوں کہ آگ میں داخل ہو جا۔ تو وہ میرے حکم سے آگ میں جانے کو بھی تیار ہے وہ کسی طرح بھی میرے حکم سے انکار نہیں کر سکتا۔ مگر میں اس کو اپنے سے علیحدہ کرنا نہیں چاہتا۔ میں خود بیمار رہتا ہوں اور میرے ضعیفی کے دن ہیں۔ اور مجھے ان کی ہروقت ضرورت رہتی ہے۔ اس لئے میں ان کو بھیجنا پسند نہیں کرتا۔"

(الحکم 7 فروری 1935ء ص 6)

آنحضرت ﷺ کا ذکر مبارک

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"آنحضرت ﷺ کا اسم گرامی جب بھی آپ لیا کرتے تو فرمایا کرتے تھے۔

ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بہت دفعہ کثرت سے میں نے حضور کی زبان مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سنا۔ جب بھی آپ ذکر کیا کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے۔

"ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم"

(الحکم 7 مارچ 1935ء ص 3)

غیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

شہ لولاک سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مقدس کے متعلق حضرت مسیح موعود انتہائی غیرت رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب فرمایا کرتے تھے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آنکھیں متغیر ہو جاتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص 219 طبع دوم)

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب کا چشمدید واقعہ ہے کہ:۔

"ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ ایک شخص عیسائی گل محمد نامی یہاں آیا۔ مغرب کے بعد حضور سے ملا۔ آپ نے دریافت فرمایا آپ کہاں سے آئے ہیں؟ اس نے کہا میں پشاور سے آیا ہوں آپ نے فرمایا آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرا نام مولوی گل محمد ہے۔ اور میں سید ہوں۔ آپ نے فرمایا۔

عیسائیوں کو مولوی کا نام زیبا نہیں ہے۔ ان کو مسٹر کہنا چاہئے تم مسٹر گل محمد ہو۔ مولوی کے لفظ کو بدنام کرتے ہو۔

اور آپ نے فرمایا:۔

تم سید کس طرح کہلا سکتے ہو۔ وہ نبی جو تمام نبیوں کی عزت لایا۔ اور جس پر تمام نبوتیں ختم ہیں۔ اس کے برخلاف تم کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہو۔ اور پھر تم سید کہلاتے ہو۔ کیا تمہیں شرم نہیں آتی۔ جب تم اس آقا کے متعلق جس کی طرف تم اپنے آپ کو منسوب کرتے ہو۔ اس کی طرف بری باتیں منسوب کرنا نہایت بے غیرتی ہے۔ کہ جس کی اولاد کہلائے اس کے متعلق ناپاک الفاظ استعمال کرے یہ بالکل غیرت کے خلاف ہے۔

وہ کہنے لگا کہ میں نے تو سنا تھا کہ آپ مسیح کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مسیح کی طرح آپ کے اخلاق بہت اچھے ہوں گے مگر آپ تو بہت سختی سے پیش آتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کیا تم اس کو اخلاق سمجھتے ہو کہ ہم ہر قسم کی بدی اور بداخلاقی کو برداشت کریں۔"

(الحکم 7 مارچ 1935ء ص 3)

ذکرِ خدا پہ زور دے

ذکرِ خدا پہ زور دے، ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن، دنیا میں جگمگائے جا

دوستوں دشمنوں میں فرق دابِ سلوک یہ نہیں
آپ بھی جامِ مے اڑا غیر کو بھی پلائے جا

خالی امید ہے فضول سعیِ عمل بھی چاہئے
ہاتھ بھی تو ہلائے جا آس کو بھی بڑھائے جا

جو لگے تیرے ہاتھ سے زخم نہیں علاج ہے
میرا نہ کچھ خیال کر زخم یونہی لگائے جا

مانے نہ مانے اس سے کیا بات تو ہوگی دو گھڑی
قصۂ دل طویل کر بات کو تُو بڑھائے جا

کشورِ دل کو چھوڑ کر جائیں گے وہ بھلا کہاں
آئیں گے وہ یہاں ضرور تو انہیں بس بلائے جا

منزلِ عشق ہے کٹھن راہ میں راہزن بھی ہیں
پیچھے نہ مڑ کے دیکھ تو آگے قدم بڑھائے جا

عشق کی سوزشیں بڑھا جنگ کے شعلوں کو دبا
پانی بھی سب طرف چھڑک آگ بھی تُو لگائے جا

(کلام محمود)

قسط دوم آخر

تبرکات

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مسیح موعود کی بیان کردہ تمثیلات

تقریر جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1946ء

حالت فنافی الفناء کی تمثیل

سالک کو دو حالتیں پیش آتی ہیں۔ ایک سکریت کی اور دوسری فنافی الفناء کی۔ ان کی توضیح کرتے ہوئے فرمایا۔ سکریت اور فنافی الفناء میں موجب اور علت کا فرق ہے یعنی سکریت کی حالت میں موجب اور علت ایک ظلمت ہے جو سکریت کے پیدا ہونے کا باعث ہے۔ وجہ یہ کہ سکریت اس سے پیدا ہوتی ہے کہ رطوبت مزاجی دماغ پر سخت غلبہ کر لیتی ہے یہاں تک کہ دماغی قوتوں کو ایسا دبالیتی ہے۔ کہ انسان بیہوش ہو کر سو جاتا ہے اور کچھ ہوش نہیں رہتی۔ پس وہ چیز جس سے سکریت وجود پکڑتی ہے ایک ظلمت ہے جو اپنی اصل حقیقت میں مغائر اور فنافی حواس انسانی کے ہے جس کا غلبہ ایک ظلماتی حالت نفس پر طاری کر دیتا ہے۔ اور آلات احساس کو اس قدر تعطل اور بیکاری میں ڈالتا ہے کہ ان کو عجائبات روحانی کا ماجرا کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ لیکن فنافی الفناء کی حالت کا موجب اور علت یعنی سبب ایک نور ہے یعنی تجلیات صفات الٰہیہ جو بعض اوقات بعض نفوس خاصہ میں یکلخت ایک ربودگی پیدا کرتے ہیں جس کے باعث سے شعور سے بے شعوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک نہایت لطیف اور تیز عطر بکثرت ایک مکان میں رکھا ہوا ہو تو ضعیف الدماغ آدمی کی بعض اوقات قوت شامہ کثرت خوشبو سے مغلوب ہو کر ایسی بے حس ہو جاتی ہے کہ کچھ شعور اس خوشبو کا باقی نہیں رہتا۔ غرض سکریت کی حالت میں پیدا ہونے کے لئے مؤثر اور موجب ایک ظلمت ہے اور فنافی الفناء کی حالت کے پیدا ہونے کے لئے مؤثر اور موجب ایک نور ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ چشم بینا کے لئے دو طور کے مانع رویت ہوتے ہیں یعنی دو سبب سے ایک سوجاکھے انسان کی آنکھ دیکھنے سے رہ جاتی ہے۔ ایک تو سخت اندھیرا جس کی وجہ سے نور بینائی محجوب ہو جاتا ہے اور دیکھنے سے رک جاتا ہے اور کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ یہ حالت تو سکریت کی حالت سے مشابہ ہے۔ دوسری مانع بصارت سخت روشنی ہے۔ کہ جو بوجہ اپنی شدت اور تیزی شعاع کے آنکھوں کو رویت کے فعل سے روکتی ہے اور دیکھنے سے بند کر دیتی ہے۔ جیسے یہ صورت اسی حالت میں پیش آتی ہے کہ جب عضو بصارت کو ٹھیک ٹھیک سورج کے مقابلہ پر رکھا جائے۔ یعنی جب آنکھوں کو آفتاب کے سامنے کیا جائے کیونکہ یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ جب آنکھ آفتاب کے محاذات میں ٹکٹکی باندھے یعنی آفتاب کی آنکھ اور انسان کی آنکھ آمنے سامنے ہو جائیں۔ تو اس صورت میں بھی انسان کی آنکھ فعل بصارت سے بکلی معطل ہو جاتی ہے۔ اور روشنی کی شوکت اور ہیبت اس کو ایسا دباتی ہے کہ اس کی تمام قوت بینائی اندر کی طرف بھاگتی ہے۔ پس یہ حالت فنا فی الفناء کی حالت سے مشابہ ہے اور اس فقدان رویت میں جو دونوں طور ظلمت اور نور کی وجہ سے ظہور میں آتا ہے سکریت اور فنافی الفناء کا فرق سمجھنے کے لئے بڑا نمونہ ہے۔ مگر بایں ہمہ باطنی کیفیت جس کا موجب تجلیات الٰہیہ اور جذبات غیبیہ ہوتے ہیں بیچوں اور بیچگون ہیں جس میں اجتماع ضدین بھی ممکن ہے۔ باوجود بے شعوری کے شعور بھی ہو سکتا ہے۔ اور باوجود شعور کے بے شعوری بھی ہو سکتی ہے۔ مگر ظلماتی حالات میں اجتماع ضدین ممکن نہیں۔ وہ عالم اس عالم سے بکلی امتیاز رکھتا ہے۔

ولا تضربوا للہ الامثال اس جہت سے لکھا گیا تھا کہ (۔) موسیٰ علیہ السلام کا بیہوش ہو کر گر جانا ایک واقعہ نورانی تھا۔ جس کا موجب کوئی جسمانی ظلمت نہ تھی بلکہ تجلیات صفات الٰہیہ جو بعلت اشراق نور ظہور میں آتی تھیں۔ وہ اس کا موجب اور باعث تھی جن کی اشراق تام کی وجہ سے ایک عاجز بندہ عمران کا بیٹا بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اور اگر عنایت الٰہیہ اس کا تدارک نہ کرتیں تو اسی حالت میں گداز ہو کر نابود ہو جاتا مگر یہ مرتبہ ترقیات کاملہ کا انتہائی درجہ نہیں ہے۔ انتہائی درجہ وہ ہے جس کی نسبت لکھا ہے ماذاغ البصر وما طغی انسان زمانہ سیر سلوک میں اپنے واقعات کشفیہ میں بہت سے عجائبات دیکھتا ہے اور انواع اقسام کی واردات اس پر وارد ہوتی ہیں۔ مگر اعلیٰ مقام اس کا عبودیت ہے۔

ردی پان کی تمثیل

فرمایا اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔

انسانوں کی مثال کانوں کے ساتھ

انسان کی فطرتی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

"بلاشبہ یہ بات ماننے کے قابل ہے کہ انسان میں کوئی نہ کوئی فطرتی خوبی ہوتی ہے جس پر وہ ہمیشہ ثابت اور مستقل رہتا ہے۔ اور اگر ایک کافر کفر سے اسلام کی طرف انتقال کرے تو وہ فطرتی خوبی ساتھ ہی لاتا ہے۔ اور اگر پھر اسلام سے کفر کی طرف انتقال کرے تو اس خوبی کو ساتھ ہی لے جاتا ہے۔ کیونکہ فطرۃ اللہ اور خلق اللہ میں تبدل اور تغیر نہیں۔ افراد نوع انسان مختلف کانوں کی طرح ہیں۔ کوئی سونے کی کان کوئی چاندی کی کان کوئی پیتل کی کان...... بلاشبہ یہ مسلم مسئلہ ہے کہ مسلمان تو مسلمان ہیں کفار میں بھی بعض فطرتی خوبیاں ہوتی ہیں اور بعض اخلاق انہیں فطرتاً حاصل ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجسم ظلمت اور سراسر تاریکی میں کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کیا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ کوئی فطرتی خوبی بجز حصول صراط مستقیم کے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے موجب نجات اخروی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اعلیٰ درجہ کی خوبی ایمان اور خدا شناسی اور راست روی اور خدا ترسی ہے۔ اگر وہی نہ ہوئی تو دوسری خوبیاں ہیچ ہیں۔

توحید کے انتہائی مقام کی تمثیل شاہی خیمہ سے

فرمایا "اگرچہ درگاہ احدیت بے نہایت ہے۔ لیکن جس کمال توحید کو انسان اپنے مجاہدہ سے اپنی کوشش سے اپنے تزکیہ نفس سے اپنے سیر و سلوک سے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ یہیں تک ہے۔ پھر بعد اس کے مخفی تفضلات الٰہیہ اور مواہب لدنیہ ہیں جن تک کوششوں کی راہ نہیں۔ ساری کوششیں اور محنتیں صرف اس حد تک ہیں کہ انسان اپنے نفس اور تمام خلق کو ہیچ اور لاشے سمجھ کر اور اپنے سوا اور ارادہ سے باہر ہو کر بکلی خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ اور اپنی ناچیز ہستی مشہور ہستی حقیقی سوائے حضرت باری تعالیٰ کے نابود اور معدوم دکھائی دے۔ اور جیسا فی الواقعہ انسان محبت وجود حضرت قادر مطلق کے سوائے ہیچ اور ناچیز ہے ایسی ہی حالت پیدا ہو جائے گویا اب بھی وہ نیست ہی ہے جیسا پہلے نیست تھا یہ مرتبہ عبودیت کا آخری ہے۔ یہی اس توحید کا انتہائی مقام ہے جو سعی اور کوشش اور سیر و سلوک سے حاصل کرنا چاہئے۔ یہ سچ ہے کہ بعد اس کے مرتبہ سیر فی اللہ ہے۔ لیکن اس مرتبہ کے حصول کے لئے کوششوں کو دخل نہیں۔ بلکہ یہ محض بطریق فضل اور موہبت کے حاصل ہوتا ہے اور کوششیں صرف اسی مرتبہ فنا تک ختم ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص کئی منزلیں طے کر کے بادشاہ کے ملنے کے لئے آیا ہے۔ اور جس قدر راہ میں مانع تھے۔ سب سے خلاصی پاکر بادشاہ خیمہ تک پہنچ گیا ہے۔ اب خیمہ کے اندر جانا اس کا کام نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنا کام سب کر چکا ہے اور خیمہ میں داخل کرنا اور بارگاہ میں داخل دینا یہ خاص بادشاہ کا کام ہے کہ جو ایک خاص اجازت بادشاہی پر موقوف ہے۔ ناچیز بندہ کیا حقیقت رکھتا ہے کہ جو اپنی بشری طاقتوں کے ذریعہ سے اور اپنے اختیار سے خود بخود بلا اجازت بارگاہ میں داخل ہو جائے۔

توحید کے تین مراتب کی تمثیلیں

فرمایا قرآن شریف کی تعلیم کے رو سے توحید تین مرتبہ پر منقسم ہے۔ ایک ادنیٰ' ایک اوسط اور ایک اعلیٰ' تفصیل اس کی یہ ہے کہ ادنیٰ مرتبہ توحید کا کہ جس کے بغیر ایمان متحقق ہو ہی نہیں سکتا۔ نفی شرک رکھتا ہے۔ یعنی اس شرک سے بیزار ہونا کہ جو مشرکین محض ظلم اور زیادتی کی راہ سے مخلوق چیزوں کو خدا کے کاموں میں شریک سمجھتے ہیں۔ یعنی کسی قسم نے سورج اور چاند یا آگ اور پانی کو دیوتے قرار دے لیا ہے۔ اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور کسی قوم نے بعض انسانوں کو خدائی کا مرتبہ دے رکھا ہے۔ اور خداوند کریم کی طرح ان کو قادر مطلق اور قاضی الحاجات خیال کر رکھا ہے۔ سو یہ شرک صریح اور ظلم بدیہی ہے۔ کہ جو ہر یک عاقل کو بداہتہً نظر آتا ہے۔ لیکن دوسری قسم شرک کی جو قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ جس کے چھوڑنے پر توحید کی دوسری قسم موقوف ہے۔ وہ اس کی نسبت کچھ باریک ہے کہ عوام کالانعام اس کو سمجھ نہیں سکتے یعنی اسباب کو کارخانہ قدرت حضرت احدیت میں شریک سمجھنا اور فاعل اور مؤثر حقیقی خدا ہی کو نہ جاننا۔ مثلاً ایک دوکاندار مسلمان جب عین ہجوم خریداروں کے وقت میں بانگ نماز جمعہ سنتا ہے تو دل میں خیال کرتا ہے کہ اگر میں اس وقت جمعہ کی نماز کے لئے اپنی دوکان بند کر کے گیا تو میرا بڑا ہی حرج ہو گا۔ جمعہ کی نماز میں خطبہ سننے اور نماز پڑھنے اور پھر شاید وعظ سننے میں ضرور دیر لگے گی اور اس عرصہ میں سب خریدار چلے جائیں گے اور جو آمدنی یہاں ٹھہرے رہنے سے مقصود ہے اس سے محروم رہوں گا۔ سو یہ شرک فی الاسباب ہے۔ کیونکہ اگر وہ دوکاندار جانتا کہ میرا ایک رازق قادر متصرف مطلق ہے۔ اور اس کی اطاعت کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے ارادہ کے برخلاف کوئی تدبیر و حیلہ رزق کو فراخ نہیں کر سکتا۔ تو وہ اس شرک میں ہرگز مبتلا نہ ہوتا۔ اور یہ قسم دوئم شرک کی چونکہ باریک ہے۔ اس وجہ سے ایک عالم اس میں مبتلا ہو رہا ہے اور اکثر لوگ اسباب پرستی پر اس قدر جھک رہے ہیں کہ گویا وہ اپنے اسباب کو اپنا خدا سمجھ رہے ہیں۔ اور یہ شرک دق کی بیماری کی طرح ہے کہ جو اکثر نظروں سے مخفی اور متعجب رہتا ہے۔ اور تیسری

قسم شرک کی جو قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے جس کے چھوڑنے پر تیسری قسم توحید کی موقوف ہے وہ نہایت ہی باریک ہے کہ بجز خاص بالغ نظروں کے کسی کو معلوم نہیں ہوتی۔ اور بغیر افراد کامل کے کوئی اس سے خلاصی نہیں پاتا۔ اور وہ یہ ہے کہ ماسوا اللہ کے یادداشت کا دل پر غالب رہنا اور ان کی محبت یا عداوت میں اپنے اوقات ضائع کرنا۔ اور ان کی ناچیز ہستی کو کچھ چیز سمجھنا اور اس شرک کا چھوڑنا جس پر توحید کامل موقوف ہے۔ تب محقق ہوتا ہے کہ جب صادق پر اس قدر محبت اور محبت الٰہی کا استیلا ہو جائے کہ اس کی نظر شہود میں ہر ایک موجود۔ ماسوا اللہ ہی کے موجود ہونے کے معدوم دکھائی دے۔ یہاں تک کہ اپنا وجود بھی فراموش ہو جائے۔ اور محبوب حقیقی کا نور ایسا کامل طور پر چمکے کہ اس کے آ گے کسی چیز کی ہستی اور حقیقت باقی نہ رہے۔ اور اس توحید کا کمال اس بات پر موقوف ہے کہ ماسواء اللہ واقعی طور پر موجود تو ہو۔ مگر سالک کی نظر عاشقانہ میں کہ جو محبت الہیہ سے کامل طور پر بھڑک گئی ہے۔ وہ وجود غیر کا کالعدم دکھائی دے۔ اور غلبہ محبت اور احدیت کی وجہ سے اس سے ماسوا کو منفی اور معدوم خیال کرے۔ کیونکہ اگر وجود ماسوا فی الحقیقت منفی اور معدوم ہی ہو تو پھر اس توحید درجہ سوئم کی تمام خوبی برباد ہو جائے۔ وجہ یہ کہ ساری خوبی اس توحید درجہ سوئم میں یہ ہے کہ محبوب حقیقی کی محبت اور عظمت اس قدر دل پر استیلاء کرے کہ بوجہ غلبہ اس شہود تام کے دوسری چیزیں معدوم دکھائی دیں۔ اب اگر دوسری چیزیں فی الحقیقت معدوم ہی ہیں تو پھر اس استیلاء محبت اور غلبہ شہود کی عظمت کی تاثیر کیا ہوئی۔ اور کونسا کمال اس توحید میں ثابت ہوا۔ کیونکہ جو چیز فی الواقعہ معدوم ہے اس کو معدوم میں خیال کرنا یہ ایسا امر نہیں ہے کہ جو استیلا محبت پر موقوف ہو۔ بلکہ محبت اور شہود و عظمت تامہ کی کمالیت اسی حالت میں ثابت ہو گی کہ جب عاشق دلدادہ محض استیلا عشق کی وجہ سے نہ کسی اور وجہ سے اپنے معبود کے ماسوا کو معدوم سمجھے اور اپنے معشوق کے غیر کو کالعدم خیال کرے۔ گو عقل شرع اس کو سمجھاتی ہوں۔ کہ وہ چیزیں حقیقت میں معدوم نہیں ہیں۔ جیسے ظاہر ہے کہ جب دن چڑھتا ہے اور لوگوں کی آنکھوں پر نور آفتاب استیلا کرتا ہے تو باوجود اس کے کہ لوگ جانتے ہیں کہ ستارے اس وقت معدوم نہیں۔ مگر پھر بھی بوجہ استیلا اس نور کے کہ ستاروں کو دیکھ نہیں سکتے۔ ایسا ہی استیلا محبت اور عظمت اللہ کا محب صادق کی نظر میں ایسا ظاہر کرتا ہے کہ گویا تمام عالم بجز اس کے محبوب کے معدوم ہے۔ اور اگرچہ عشق حقیقی میں یہ تمام انوار کامل اور اتم طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی عشق مجازی کا مبتلا بھی اس غایت درجہ عشق پر پہنچ جاتا ہے کہ اپنے معشوق کے غیر کو یہاں تک کہ خود اپنے نفس کو کالعدم سمجھنے لگتا ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ مجنون جس کا نام قیس ہے اپنے عشق کی آخری حالت میں ایسا دیوانہ ہو گیا کہ یہ کہنے لگا کہ میں آپ ہی لیلےٰ ہوں۔ سو یہ بات تو نہیں کہ فی الحقیقت وہ لیلیٰ ہو گیا تھا بلکہ اس کا یہ باعث تھا کہ چونکہ وہ مدت تک تصور لیلیٰ میں غرق رہا۔ اس لئے آہستہ آہستہ اس میں خود فراموشی کا اثر ہونے لگا۔ ہوتے ہوتے اس کا استغراق بہت ہی کمال کو پہنچ گیا۔ اور محویت کی اس حد تک جا پہنچا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جنون عشق سے انا لیلیٰ کا دعویٰ کرنے لگا اور یہ خیال دل میں بندھ گیا کہ فی الحقیقت میں ہی لیلےٰ ہوں۔ غرض غیر کو معدوم سمجھنا لوازم کمال عشق میں سے ہے۔ اور اگر فی الحقیقت معدوم ہی ہے تو پھر وہ ایسا امر نہیں ہے کہ جس کو استیلاء محبت اور جنون عشق سے کچھ بھی تعلق ہو۔ اور غلبہ عشق کی حالت میں محویت کے آثار پیدا ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس کو انسان مشکل سے سمجھ سکے۔

تمثیل ایمان

ایمان کی تمثیل میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا "اگر ایسا ہوتا کہ مذہب کے تمام اجزاء اور جو کچھ اس میں بھرا ہوا ہے پہلے ہی سے اظہر من الشمس اور بدیہی اور بین الانکشاف ہوتے یا اشکال ہندسی اور حساب سے اعمال کی طرح قطعی الثبوت دکھائی دیتے تو پھر اس حالت میں ایمان ایمان نہ رہتا۔ اور جو ایمان لانے پر ثواب اور سعادتیں اور برکتیں مترتب ہوتی ہیں ان کو انسان ہرگز نہ پا سکتا کیونکہ ظاہر ہے کہ بیّن الحقیقت اور ظاہر الوجود باتوں کو مان لینا ایمان نہیں ہے مثلاً اگر کوئی کہے کہ میں اس بات پر ایمان لایا کہ پانی سرد اور آگ گرم ہے اور ہر ایک انسان آنکھوں سے دیکھتا اور کانوں سے سنتا ہے اور منہ سے کھاتا اور پاؤں سے چلتا ہے اور میں اس بات پر ایمان لایا کہ آفتاب اور قمر موجود ہیں اور زمین پر بہت سے جمادات اور نباتات اور حیوانات پائے جاتے ہیں تو ایسا ایمان لانا ایک ہنسی کی بات ہے نہ کہ ایمان۔ اور اسی وجہ سے بدیہی اور کھلی کھلی باتوں کو ماننا عنداللہ و عند العقلا ثواب پانے کا موجب نہیں ٹھہر سکتا بلکہ ایمان وہ شے ہے کہ جن باتوں کو عقل تو قبول کرتی ہے مگر بوجہ درپردہ غیب ہونے کے جیسا کہ چاہئے ان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتی۔ ان باتوں میں اپنی فراست فطری سے کچھ ترجیح یعنی آثار صداقت دیکھ کر اور کسی قدر دلائل عقلیہ کا غلبہ اس طرف پاکر اور پھر خدا کے کلام کو اس پر شاہد ناطق و صادق معلوم کر کے ان باتوں کو مان لیا جائے یہی ایمان ہے جو ذریعہ خوشنودی خداوند کریم ہے۔

مومن پر مصیبت کی تمثیل

فرمایا "جس قدر انسان عالی ہمت اور صابر ہوتا ہوتا ہے اسی قدر تکالیف سے آزمایا جاتا ہے۔ بیگانہ جس میں زہر کا تخم ہے اس لائق ہرگز نہیں ہوتا۔ کہ خدا تعالیٰ اس کو ایسے ابتلاء میں ڈالے۔ جس میں صادقوں کو ڈالتا ہے۔ سو مبارک وہی ہیں۔ جن کو خدا درجات عطا کرنے کے لئے دنیا کی تلخیوں کا کچھ مزہ چکھاتا ہے۔ دنیا کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ جس طرح دن گزر جاتا ہے۔ آخر رات بھی اسی طرح گزر جاتی ہے۔ سو جو شخص خدا تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتا ہے وہ مصیبت کی رات کو ایسے کاٹتا ہے۔ جیسے کوئی سونے کی حالت میں رات کو کاٹتا ہے۔ اگر پرودگار ایمان کو بچائے رکھے تو مصیبت کچھ چیز نہیں۔

عمل صالح کی تمثیل

فرمایا "زیادہ تر اس بات میں کوشش کرنی چاہئے۔ کہ کسی طرح مولیٰ کریم راضی ہو جائے۔ ہر یک سعادت اس کی رضا سے حاصل ہو جاتی ہے۔ دنیا میں جو کچھ انسان رسوم کے طور پر کرتا ہے۔ وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ مگر جو کچھ مرضات اللہ کے حاصل کرنے کے لئے صدق قدم سے کیا جاتا ہے۔ وہ عمل صالح ہے۔ جس کی انسان کو ضرورت ہے۔ عمل صالح بڑی ہی نعمت ہے۔ خداوند کریم عمل صالح سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور قرب حضرت احدیت حاصل ہوتا ہے۔ مگر جس طرح شراب کے آخری گھونٹ میں نشہ ہوتا ہے۔ اسی طرح عمل صالح کے برکات اس کے آخری خیر میں مخفی ہوتے ہیں جو شخص آخر تک پہنچتا ہے۔ اور عمل صالح کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے۔ وہ ان برکات سے متمتع ہو جاتا ہے لیکن جو شخص درمیان سے عمل صالح کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس کو اپنے کمال مطلوب تک نہیں پہنچاتا وہ ان برکات سے محروم رہ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ باوجود اس کے کہ کچھ عمل صالح بجا لاتے ہیں مگر برکات ان اعمال کے ان میں نمایاں نہیں ہوتے کیونکہ جب تک کوئی میوہ خام ہے۔

وہ پختہ اور رسیدہ میوہ کی لذت نہیں بخش سکتا۔ سب برکتیں کمال میں ہیں۔ اور عمل ناتمام میں کوئی برکت نہیں۔ بلکہ بسا اوقات ناقص العمل انسان کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اور ان لوگوں میں جا ملتا ہے۔ کہ جو خسر الدنیا والاخوۃ ہیں۔ سو حقیقی طور پر عمل صالح اس عمل کو کہا جاتا ہے کہ جو ہر ایک قسم کے فساد سے محفوظ رہ کر اپنے کمال کو پہنچ جائے۔ اور اپنے کمال تک کسی عمل صالح کا پہنچنا اس بات پر موقوف ہے۔ کہ عامل کی ایسی نیت صالح ہو۔ کہ جس میں بجز حق ربوبیت بجا لانے کے کوئی اور غرض مخفی نہ ہو۔ یعنی صرف اس کے دل میں یہ ہو کہ وہ اپنے رب کی اطاعت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور گو اطاعت بجالانے پر ثواب مترتب یا عذاب مترتب ہو۔ اور گو اس کا نتیجہ آرام اور راحت ہو یا نکبت اور عقوبت ہو۔ لیکن بہرحال وہ اپنے مالک کی اطاعت میں رہے گا۔ کیونکہ وہ بندہ ہے۔ پس جو شخص اس اصول پر خدائی عبادت کرتا ہے۔ وہ اس راہ کی آفات سے امن میں ہے۔ اور امید ہے کہ اس پر فضل ہو۔ لیکن اسے لازم ہے کہ کسی امید پر بنیاد نہ رکھے۔ اور اطاعت اور عبودیت کو ایک حق ربوبیت کا سمجھے۔ کہ جو بہرحال ادا کرنا ہے۔ اور سرگرمی سے خدمت میں لگا رہے اور اپنی کارگزاری اور خدمت کو کچھ چیز نہ سمجھے۔ اور مولیٰ کریم پر احسان خیال نہ کرے۔ دنیا مزرعہ آخرت ہے۔ اور فارغ باشی کچھ چیز نہیں۔ وہی لوگ مبارک ہیں۔ کہ جو دن رات اپنے زور سے اپنے اخلاص سے۔ اپنے تمام رجوع سے رضائے مولا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

لعل کی تمثیل

واقعات خواب کو حقیقت میں لانے کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے لعل کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ "اس بات کے لئے کہ مضمون خواب حیّز قوت سے حد فعل میں آئے۔ بہت سی محنتیں درکار ہیں۔ خواب کے واقعات اس پانی سے مشابہ ہیں۔ جو ہزاروں من مٹی میں زمین کے رنگ میں واقعہ ہے۔ جس کے وجود میں تو کچھ شک نہیں۔ لیکن بہت سی جان کنی اور محنت چاہئے۔ تا وہ مٹی پانی کے اوپر سے بکلی دور ہو جائے۔ اور نیچے سے پانی شیریں اور مصفا نکل آئے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ صدق اور وفا سے خدا کو طلب کرنا موجب فتحیابی ہے۔

بیٹے کی تمثیل

فرمایا۔ انسان کی اصلی قوتوں اور طاقتوں میں سے کوئی بھی بُری قوت نہیں۔ صرف بداستعمال سے ایک نیک قوت بری معلوم ہونے لگتی ہے۔ اگر وہی قوت اپنے موقع پر استعمال کی جائے۔ تو وہ سراسر نفع رساں اور خیر محض ہے۔ اور حقیقت میں انسان کو جس قدر قوتیں دی گئی ہیں۔ وہ سب الٰہی قوتوں کے اظلال و آثار ہیں۔ جیسے بیٹے کی صورت میں کچھ کچھ باپ کے نقوش آجاتے ہیں۔ ایسا ہی ہماری روحوں میں اپنے رب کے نقوش اور اس کی صفات کے آثار آ گئے ہیں۔ جن کو عارف لوگ خوب شناخت کرتے ہیں۔ اور جیسا بیٹا جو باپ سے نکلا ہے۔ اس سے ایک طبعی محبت رکھتا ہے۔ نہ بناوٹی اسی طرح ہم بھی جو اپنے رب سے نکلے ہیں۔ اس سے فی الحقیقت طبعی محبت رکھتے ہیں نہ بناوٹی اور اگر ہماری روحوں کو اپنے رب سے یہ طبعی و فطرتی تعلق نہ ہوتا تو پھر سالکین کو اس تک پہنچنے کے لئے کوئی صورت اور سبیل نہ تھی۔

غلط عقائد کو صحیح سمجھ کر اس میں لذت حاصل کرنے والے کی تمثیل

ان لوگوں کی مثال میں جو غلط اور ناپاک عقائد کے عادی ہو کر اس میں محو ہو گئے ہیں اس کو حق سمجھ کر اس میں لذت حاصل کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود نے تمثیلاً فرمایا۔

وہ لوگ جو طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالتے اور بدیوں کی طرف دوڑتے اور اپنی لغزشوں کو پوشیدہ کرتے اور خرافات کی تاویل میں خدائے تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان کی مثال ایسی ہے جیسے اس شخص کی جو نجاست کھایا کرتا تھا اور ایک مدت سے اس کا یہی کام تھا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ سے سمجھتا تھا۔ اور اس بات سے خبردار نہیں تھا کہ یہ تو پلیدی اور

باقی صفحہ 6 پر

صوفی محمد اسحاق صاحب

محترم چوہدری غلام حیدر صاحب

آف تعلیم الاسلام کالج ربوہ

محترم چوہدری غلام حیدر صاحب واقف زندگی ایک نہایت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے آپ خاکسار کے عزیزوں میں سے تھے۔ میری سب سے بڑی بہو عزیزہ حمیرا ادریس آپ کی پوتی اور آپ کے سب سے بڑے بیٹے مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب طاہر آرکیٹیکٹ آف پشاور کی بیٹی ہے۔

مکرم چوہدری صاحب غالباً 1943ء میں خود ہی احمدی ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے احمدی ہونے کا واقعہ مجھ سے اس طرح خود بیان کیا۔ کہ آپ ایک دن انارکلی لاہور کے مشہور دہلی مسلم ہوٹل میں بیٹھے کسی دوست کے ساتھ چائے پی رہے تھے کہ باتوں باتوں میں مجلس احرار کا ذکر آگیا۔ چوہدری صاحب مجلس احرار کے بڑے معاون ومداح تھے اس لئے انہوں نے اپنے اس دوست سے بڑے فخر سے کہا کہ مجلس احرار قادیان میں ایک جامع مسجد بنا رہی ہے جس کے لئے میں نے بھی خوب دل کھول کر چندہ دیا ہے اس پر اس دوست نے ان سے کہا چوہدری صاحب آپ اس مسجد کو جا کر ضرور دیکھ آئیں۔ اس پر مکرم چوہدری صاحب کو جوش آگیا اور اس دوست سے کہا میں خود قادیان جا کر اس مسجد کو دیکھ کر واپس آکر آپ کو بتاؤں گا کہ آپ کا خیال غلط ہے۔

مکرم چوہدری صاحب کے بڑے بھائی مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر کافی دیر سے احمدی ہو کر قادیان میں آباد تھے۔ اس لئے چوہدری صاحب نے اپنے دل میں کہا چلو اس تحقیق کے بہانہ یہ قادیان میں اپنے اس بھائی سے بھی مل لیں گے چنانچہ یہ قادیان گئے اور سٹیشن سے نکلتے ہی لوگوں سے پوچھنا شروع کر دیا کہ احرار کی جامع مسجد کہاں ہے؟ بہرحال کافی جدوجہد کے بعد جب ان کو کوئی کامیابی نہ ہوئی تو انہوں نے سوچا کہ چلو اب اپنے بھائی سے تو مل لوں چنانچہ پوچھتے پوچھتے یہ ان کے مکان پر جا پہنچے۔

مکرم چوہدری صاحب کے بھائی ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اندر بٹھا کر ان کی تواضع کرنے کے بعد ان سے پوچھا کہ آپ کیسے تشریف لائے ہیں۔ اس پر انہوں نے اپنی آمد کی غرض و غایت بیان کی تو مکرم غلام حسین صاحب اوورسیئر نے انہیں کہا کہ آپ ذرا آرام کر لیں پھر میں آپ کو جامع مسجد دکھلاؤں گا۔

عصر کے بعد ان کے بھائی انہیں قادیان کی سٹار ہوزری کے سامنے لے گئے جہاں محلہ دارالرحمت کے شروع میں برلب سڑک نالیوں کے گندے پانی سے بننے والے ایک جوہڑ کے قریب دو مکانوں کی پشت اس طرح جڑی ہوئی تھی کہ بمشکل مرلہ یا سوا مرلہ کی ایک تکون سی جگہ بچی ہوئی تھی جس کا اگلا حصہ چھتنے کے بعد چند فٹ کا صحن تھا جس کا دروازہ کھلا تھا یہ دیکھ کر چوہدری غلام حیدر صاحب کو سخت صدمہ ہوا اور یہ واقعہ ہی ان کے قبول احمدیت کا باعث ہوا اور نہ صرف یہ کہ آپ احمدی ہو گئے بلکہ اپنی معقول سرکاری نوکری کو لات مارتے ہوئے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی اور 1944ء میں آپ کو قادیان بلا لیا گیا۔

وقف کرنے کے بعد آپ کو جن عظیم الشان خدمات سلسلہ کی توفیق ملی ان کا تذکرہ تاریخ احمدیت میں یوں درج ہے۔

1۔ تاریخ احمدیت جلد نہم کے پیش لفظ میں ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین نے تحریر فرمایا ہے کہ "اسمال مواد اور تصاویر مہیا کرنے میں مندرجہ ذیل احباب نے ہمارے ساتھ تعاون فرمایا نمبر 12 پر درج ہے مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

2۔ تاریخ احمدیت جلد دہم ص 75 پر درج ہے "بی۔ایس۔ سی (فزکس اور کیمسٹری) کی لیبارٹری کے Apparatus یعنی آلات کے لئے ولایت کی ایک فرم کو آرڈر دیا گیا۔ فرنشنگ۔ فٹنگ اور پلیٹنگ کا کام چوہدری غلام حیدر صاحب کے سپرد تھا۔

اسی صفحہ پر فٹ نوٹ نمبر 3 میں درج ہے کہ چوہدری صاحب موصوف نے یکم فروری 1944ء سے لے کر 15 جون 1947ء تک نہایت محنت و جاں فشانی سے یہ خدمت سرانجام دی۔ لیبارٹریوں کی تعمیر کے بعد ان کے اندر چار جگہوں پر Partition Walls بھی آپ کی نگرانی میں بنائی گئیں جو بہت مشکل اور ٹیکنیکل کام تھا۔ اس کا تمام ڈیزائن بھی آپ کا تیار شدہ تھا۔

اسی جلد کے ص 107 پر آپ کی خدمات کا تذکرہ اس طرح کیا گیا ہے "چوہدری غلام حیدر صاحب سینئر لیکچرار اسسٹنٹ تعلیم الاسلام کالج و سابق ناظم املاک و تعمیر کالج۔ پھر اسی جلد کے ص 109 سے ص 110 تک آپ کا ایک مفصل بیان تعمیر کالج کے متعلق درج کیا گیا ہے اور ص 111 سے ص 113 تک آپ کے نام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (جو اس وقت کالج کے پرنسپل تھے) کا ایک مفصل خط درج کیا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو کالج کی تعمیر کے سلسلہ میں آپ پر کس قدر اعتماد تھا۔ پھر اسی جلد کے ص 124 پر صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ بابت 64-1963ء میں درج ہے کہ کیمپس کالج کی عمارت کے نگران چوہدری فضل داد صاحب اور بجلی کی ہائی ٹینشن چوہدری غلام حیدر صاحب سینئر لیکچرار اسسٹنٹ ناظم املاک کالج کے سپرد رہی۔

مکرم میاں عطاء الرحمان پروفیسر فزکس تعلیم الاسلام کالج نے مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب کے متعلق رپورٹ آپ کی سروس کے متعلق مکرم پرنسپل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ارشاد پر لکھ کر پیش کی جس پر مکرم پرنسپل صاحب کے دستخط بھی ثبت ہیں۔ اس رپورٹ میں چونکہ مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب کی خدمات جلیلہ کا نہایت عمدہ پیرائے میں اعتراف کیا گیا ہے اس لئے یہ رپورٹ بغرض ریکارڈ من و عن درج ذیل کی جاتی ہے۔

"سروس بک کے مطابق اور جہاں تک میری یاد کام کرتی ہے غلام حیدر صاحب سے 16۔ اکتوبر 1944ء کو سرکاری ملازمت چھڑائی گئی اور بحکم جناب سیدنا و امامنا وقف منظور فرما کر قادیان بلایا گیا۔

قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کی (لیبارٹریز فزکس اور کیمسٹری) کے آغاز میں ہی انہوں نے کام کرنا شروع کیا۔ خاکسار نے فزکس لیبارٹری کی چابی ان سے لی تھی۔ انہیں ہرگو لعل سائنٹیفک ورکس انبالہ میں Apparatus کی مرمت و درستی کی ٹریننگ بھی دلائی گئی۔

کالج مکمل ہونے کے بعد یہ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تعمیر اور لیبارٹری کی فٹنگ وغیرہ کا کام ڈاکٹر عبدالاحد صاحب کے ساتھ دن رات محنت سے کرتے رہے۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان کی B.Sc. کی لیبارٹریز میں بھی انہوں نے کافی حصہ لیا اور 1947ء میں فسادات کے دنوں میں سامان کا مہیا کرنا' اور نقشے وغیرہ بنانے میں بہت کام کیا اور ریسرچ کا بہت سا سامان ان کی ہمت سے پاکستان پہنچا۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں کالج بلڈنگ درست کرانے میں اور دیگر کاموں میں انہوں نے بہت محنت کی خصوصاً جبکہ فزکس کا Apparatus بالکل تھا ہی نہیں۔

انہوں نے بہت محنت اور اخلاص سے خود اپنے ہاتھوں سے اپریٹس بنا کر میری مدد کی حتیٰ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سارے لاہور میں کالج کی شہرت پھیل گئی۔

سائنس کا سامان امپورٹ کرنے کے سلسلہ میں بھی ان کی کوششیں انتھک تھیں جن سے بہت فائدہ پہنچا۔

1951ء میں سائنس کے سامان کو بغرض حفاظت ربوہ لایا گیا اور خطرہ کے گزر جانے پر سامان کو پھر لاہور واپس لے جایا گیا۔ یہ سارا کام ایسی خوش اسلوبی سے کیا گیا کہ نہایت نازک سامان کو قطعاً ذرہ برابر نقصان نہ پہنچا۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے نقشہ جات قاضی محمد رفیق صاحب کی معیت میں بڑی جاں فشانی سے تیار کرائے۔

جب کالج کو لاہور سے ربوہ منتقل کیا گیا تو سارے سائنس کے سامان کو نہایت احتیاط سے غلام حیدر صاحب لے آئے۔ اس نگرانی میں دن رات ایک کرنے پڑے کیونکہ ایسے مواقع پر بہت نقصان کا احتمال ہوتا ہے لیکن ہمارا سارا سامان نہایت حفاظت سے یہاں پہنچا۔ تعمیر کے کام ڈرائنگ وغیرہ۔ بجلی کی فٹنگ۔ لیبارٹریز کی فٹنگ۔ ٹیوب ویل کی فٹنگ۔ گیس پلانٹ اور دیگر ہر قسم کے متفرق کام اپنے مفوضہ فرائض کے علاوہ انہوں نے سرانجام دیئے۔

آنرز کلاسز کے لئے اپریٹس کی ضرورت تھی اسی طرح M.Sc فائنل کے Electronics کے تجربات Set کرنے تھے۔۔ اس کام کے دوران بھی بہت سا اپریٹس انہوں نے فٹ کیا اور نہایت تسلی بخش طور پر کیا۔

1962ء تک ان کے پاس تعمیر کالج' ناظم املاک انچارج ٹیوب ویل' گیس پلانٹ' لاؤڈ سپیکر' بجلی وغیرہ کالج کے ہر قسم کے متفرق کام تھے اور اپنی عمدہ کارگردگی کی بدولت جناب پرنسپل صاحب کی اول درجہ کی خوشنودی انہیں حاصل رہی۔

مہر و دستخط میاں عطاء الرحمان پروفیسر فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ 71-10-29

دستخط حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم السلام کالج ربوہ

کالج سے ریٹائر ہونے کے بعد مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی سرکردگی میں ربوہ کی گندم کمیٹی کے ممبر رہے اور میں نے انہیں اس بڑھاپے کی عمر میں شدید گرمیوں میں اپنی آنکھوں سے اس کام کے لئے سائیکل چلاتے دیکھا۔ یہ سب ان کے خلوص اور احساس ذمہ داری کا آئینہ دار تھا۔

آپ کی اولاد تین لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ بڑا لڑکا چوہدری حفیظ احمد صاحب طاہر پشاور میں آرکیٹیکٹ ہے دوسرا لڑکا چوہدری مبارک احمد سلیم جو محکمہ کسٹم اینڈ ایکسائز میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھا آپ کی وفات سے دو سال قبل فوت ہو گیا جس کا آپ کو بہت صدمہ تھا لیکن آپ نے اس صدمہ کو نہایت صبر سے برداشت کیا۔ تیسرا لڑکا چوہدری ناصر احمد صاحب بال بچوں کے ساتھ جرمنی میں مقیم ہے۔ ایک لڑکی عزیزہ ناصرہ مشتاق احمد خالد کی اہلیہ تھیں اور وہ بھی آپ کی وفات سے پہلے فوت ہو گیا تھا یہ عزیزہ اس وقت دارالعلوم جنوبی میں اپنے بچوں کے ساتھ مقیم ہے دوسری لڑکی صدیقہ اپنے خاوند مسعود احمد کے ساتھ جرمنی میں مقیم ہے۔ آپ اپنی وفات سے قبل بوجہ فالج تقریباً معذور تھے لیکن عزیزہ ناصرہ اور اس کے بچوں نے اپنے نانا یعنی چوہدری غلام حیدر صاحب کی بہت ہی خدمت کی اور انہیں ہر طرح سنبھالے رکھا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے (آمین) مکرم چوہدری صاحب کو ایک اور صدمہ بھی اپنی وفات سے قبل پہنچا جو یہ کہ آپ کی اہلیہ مکرمہ مختار بی بی صاحبہ بھی دو سال قبل فوت ہو گئیں مکرم چوہدری صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ دونوں اس وقت بہشتی مقبرہ میں آسودہ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور مغفرت سے ڈھانپ لے اور سب پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اے میرے دل کے درماں ہجراں ہے تیرا سوزاں
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے
لعل یمن بھی دیکھے در عدن بھی دیکھے
سب جوہروں کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے
(درثمین)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32528 میں محمد احمد ولد چوہدری محمد اسماعیل صاحب قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-3-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد احمد ساکن 383/2, B-II ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 طارق مرتضیٰ وصیت نمبر 30541 گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد وصیت نمبر 29437۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32529 میں عامر وحید ولد رشید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عامر وحید 73-3 A-II ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 رشید بشیر الدین ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم ٹاؤن شپ لاہور۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32530 میں شیخ محمد اشفاق ولد منظور الٰہی قوم شیخ پیشہ پلمبری عمر 36 سال بیعت 1992-1-2 ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع باگڑیاں مالیتی۔/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3500 روپے ماہوار بصورت پلمبری کے کام سے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ محمد اشفاق مکان نمبر 548 548-IC-I ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد وصیت نمبر 29437 گواہ شد نمبر 2 احمد ندیم ٹاؤن شپ لاہور۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32531 میں شکیل احمد قریشی ولد الطاف حسین قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شکیل احمد قریشی II-A-5-512 ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 رشید بشیر الدین ولد وسیم احمد چوہدری ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 2 رانا صوبیدار عبد الرشید خان وصیت نمبر 24719۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کمپیوٹر کمپیوٹر ایک ایسی ایجاد ہے جو پیچیدہ مسائل کو دی ہوئی ہدایات کے مطابق بڑی تیزی سے حل کر سکتی ہے۔ ان ہدایات کو پروگرام کہا جاتا ہے۔ کمپیوٹر عموماً معلومات کی بہت بڑی تعداد ذخیرہ کر سکتے ہیں جسے بعد میں حسب ضرورت استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

گوہ ہے نہ کہ انسانوں کی غذا۔ پس ایک شخص ایسا اس کو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تھا۔ اور نیز زیرک اور ظریف بھی تھا۔ پس اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکھا جو گوہ کھا رہا ہے تب اس نے اس کو ایسی سرزنش کی جیسے کہ ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا مت کر۔ کیا تو نے گوہ کھایا ہے۔ اے خبیثوں کے گوہ پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کس طرح دور کروں اور اس ندامت کے عیب سے کس طرح نجات پاؤں پس اس نے ان لوگوں کی طرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہا کہ میں گوہ نہیں کھاتا۔ اور نہ اس کو اکٹھا کرتا ہوں۔ سو میں کسی کے ڈرانے کی پروا نہیں رکھتا۔ اور میں نے اس امر کی طرف جو اکبر المکروہات ہے ہرگز پیشقدمی نہیں کی اور یہ صرف دروغ گو بہتان تراش کی تہمت ہے اور میں اس سے بری ہوں اور دشمن معترض نے حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اور جلدی کی اور طریقہ کو بھول گیا۔ کیونکہ میں اس اجزاء غذائیہ کو کھاتا ہوں جو ہضم معدے سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہیں اور پھر طبیعت ان کو معین امعاء کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ میں وہ فضلات مبرز معلوم سے نکلتے ہیں۔ اور تھوڑا سا صفراء ان کے ساتھ ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہے گوہ نہیں ہے جیسا کہ دشمنوں نے خیال کیا ہے۔ بلکہ یہ تو ایک غذا ہے جو ہمارے جیسے پاکوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح میں غور کرو اور ان باتوں میں جو اس نے فرمائیں۔ اور جو کچھ عیسیٰ نبی اللہ نے فرمایا تھا وہ تو پاک تعلیم تھی۔ مگر ان پر واویلا جنہوں نے ان باتوں کو نہ سمجھا۔ اور تعلیم کو بدل دیا۔

محبت الٰہی کی تمثیل موجوں سے

قدیم قانون حضرت احدیت جل شانہ اسی طور پر چلا آتا ہے کہ جیسے جیسے اس طرف سے ایک پاک اور کامل تعلق ہوتا جاتا ہے۔ ایسا ہی اس طرف سے بھی کامل اور طیب برکتیں ظاہر و باطن پر اترتی ہیں۔ اور جیسی جیسی محبت الٰہی کی موجیں عاشق صادق کے دل سے اٹھتی ہیں۔ ایسا ہی اس طرف سے بھی ایک نہایت صاف اور شفاف دریا محبت کا زور شور سے چھوٹتا ہے اور دائرہ کی طرح اس کو اپنے اندر گھیر لیتا ہے۔ اور اپنے الٰہی زور سے کھینچ کر کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ اور جیسا یہ امر صاف صاف ہے ویسا ہی ہمارے نیچر کے مطابق بھی ہے۔

عشق الٰہی کی تمثیل گرم لوہے سے

جب انسان اپنی پہلی زندگی کی نسبت ایک ایسی نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔ جس کو نسبتی طور پر خارق عادت کہہ سکتے ہیں تو اسی دم سے وہی قدیم خدا اپنی تجلیات نادرہ کے رو سے ایک نیا خدا اس کے لئے ہو جاتا ہے۔ اور وہ عادتیں اس کے ساتھ ظہور میں لاتا ہے جو پہلی زندگی کی حالت میں کبھی خیال میں بھی نہیں آئی تھی۔ خوارق کی کل جس سے عجائبات قدرتیہ حرکت میں آتی ہیں انسان کی تبدیل یافتہ روح ہے اور وہ سچی تبدیلی یہاں تک آثار نمایاں دکھاتی ہے کہ بعض اوقات ایک ایسے طور سے نور محبت دل پر استیلا پکڑتا ہے اور عشق الٰہی کے پر زور جذبات اور صدق اور یقین کی سخت کشش ایسے مقام پر انسان کو پہنچا دیتی ہیں کہ اس عجیب حالت میں اگر وہ آگ میں ڈالا جائے تو آگ اس پر اثر نہیں کر سکتی اگر وہ شیروں اور بھیڑیوں اور ریچھوں کے آگے پھینک دیا جائے تو اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ اس وقت وہ صدق اور عشق کے کامل اور قوی تجلیات سے بشریت کے خواص کو پھاڑ کر کچھ اور ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح لوہے کے ظاہر اور باطن پر آگ مستولی ہو کر اس کو اپنے رنگ میں لے آتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی آتش محبت الٰہی کے ایک سخت استیلا سے کچھ کچھ اس طاقت عظمیٰ کے خواص ظاہر کرنے لگتا ہے جو اس پر محیط ہو گئی ہے۔ سو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کہ عبودیت پر ربوبیت کا کامل اثر پڑنے سے اس سے ایسے خوارق ظاہر ہوں بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ ایسے اثر کے بعد بھی عبودیت کی معمولی حالت میں کچھ فرق پیدا نہ ہو کیونکہ اگر لوہا آگ میں تپانے کے بعد بھی اسی پہلی حالت پر رہے اور کوئی خاصیت جدید اس میں پیدا نہ ہو تو یہ عند العقل صریح باطل ہے سو فلاسفی تجارت بھی ان خوارق کے ضروری ہونے پر شہادت دے رہے ہیں۔ یہ افسانہ نہیں اس پر عارفانہ روح لے کر غور کرو لیکن بدنصیب وہ شخص ہے جو اس کو افسانہ سمجھے اور غور نہ کرے اسی حالت خارقہ کو عارف کا دل جو مبدل ہے خوب شناخت کرتا ہے۔ دنیا اس حالت سے غافل اور انکار کرتی ہے۔ پر وہ جو اس مرتبہ تک پہنچا ہے وہ اس یقینی صداقت کے تصور سے سرور میں ہے۔ یہ تجلیات الہیہ کا ایک دقیق بھید ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کا راز معرفت ہے اور انسانی روح کے تعلقات جو درپردہ اپنے رب کریم سے نہایت نازک اور لذیذ طور پر واقع ہیں وہ اسی نقطہ پر آکر کھلتے ہیں۔ اور اسی نقطہ پر ایک طرفۃ العین کے لئے بندہ کے ہاتھ خدا کے ہاتھ۔ اور اس کی آنکھیں خدا کی آنکھیں۔ اس کی زبان خدا کی زبان کہلاتی ہے اور ربوبیت کی چادر ذرہ عبودیت پر پڑ کر اس کو اپنے انوار میں متوازی اور اپنی پر نور موجوں کے نیچے گم کر دیتی ہے۔ فلسفیوں کی پر غرور روحیں اس انتہائی مرتبہ کے دریافت کرنے سے بے نصیب کی گئیں۔ اور خدائے عزوجل نے دل کے غریب اور سادہ لوگوں کو یہ حالتیں دکھا دیں اور ان پر وارد کر دیں۔

(الفضل 11، 13، 14، 18، 22، 23 جنوری 1947ء)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ڈاکٹر محمود احمد ساجد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کو 9۔ مئی 99ء کو پہلی بیٹی سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "فرحانہ ساجد" عطا فرمایا نومولودہ حضور انور کی بابرکت "وقف نو" تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم ملک محمد اسلم صاحب کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان کی پہلی نواسی اور ملک محمد اعظم زعیم انصار اللہ دارالعلوم غربی صادق کی پہلی پوتی ہے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور صالح اور باعمر بنائے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم مبارک احمد صاحب عاصم ابن مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بقاء پوری محلہ دارالرحمت شرقی "ب" ربوہ کا نکاح مکرمہ فہمیدہ غفور صاحبہ بنت مکرم چوہدری غفور احمد صاحب حال مقیم کینیڈا سے مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 10۔ جنوری 2000ء بعد از نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

مکرم مبارک احمد صاحب عاصم مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ پاکستان حال نائب وکیل المال اول تحریک جدید کے بھانجے اور مکرمہ فہمیدہ غفور صاحبہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب مبشر مربی کینیڈا کی بھانجی ہیں۔

اس رشتہ کے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہونے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم داؤد احمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ کے بیٹے کے بازو کا فریکچر ہو گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خان جملہ مشکلات کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

○ محترم صغیر احمد صاحب قائد ضلع شیخوپورہ کو مورخہ 27-1-2000 کو دل کی تکلیف ہو گئی فوری طور پر ڈسٹرکٹ سول ہسپتال شیخوپورہ میں لے جایا گیا۔ مگر وہاں خاطر خواہ علاج نہ ہونے کی بناء پر راولپنڈی شفٹ کر دیا گیا۔ جہاں وہ پہلے بھی ڈاکٹر نوری صاحب کے زیر علاج تھے۔ اب ڈاکٹر صاحب نے فوری طور پر بائی پاس آپریشن تجویز کیا ہے مگر کمزوری کی وجہ سے آپریشن نہیں ہو رہا۔

تمام احباب سے دردمندانہ اور عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قائد صاحب ضلع شیخوپورہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبداللہ صاحب آف قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ جو مکرم بشیر احمد اختر صاحب سابق مربی انچارج کینیا حال وکالت تصنیف ربوہ کی ہمشیرہ تھیں' مورخہ 10۔ فروری 2000ء کو قلعہ کالروالا میں وفات پا گئیں۔ اگلے روز 11۔ فروری کو مکرم بشیر احمد اختر صاحب نے جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان قلعہ کالروالا میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔

احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ استانی مبارکہ حفیظ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالغفور ناصر صاحب مرحوم دو ماہ کی علالت کے بعد مورخہ 6۔ فروری 2000ء دوپہر اڑھائی بجے بعمر 80 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 6۔ فروری 2000ء بعد نماز مغرب کوئٹہ کے مقامی قبرستان میں امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ محترم احسان الحق خان صاحب نے پڑھائی۔

مرحومہ کو محلے کے متعدد بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ احباب کرام کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم رانا مدثر احمد صاحب خان صاحب ڈینٹل ٹیکنیشن (فضل عمر ہسپتال ربوہ) کو 6۔ فروری 2000ء کو تین بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام محمد احمد مدبر رکھا گیا ہے نومولود مکرم رانا منور احمد صاحب (فیکٹری ایریا) کا پوتا اور مکرم رانا کرامت اللہ صاحب مرحوم مانسہرہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کے باعمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

Psychiatrist ماہر

امراض نفسیات کی آمد

○ مورخہ 27-2-2000 کو مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب Psychiatrist ماہر امراض نفسیات فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

تنازعہ کشمیر اور امریکی ثالثی امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر کے حل کیلئے ثالثی کو تیار ہوں۔ کشیدگی ختم کرانے کی پوری کوشش کروں گا۔ دورہ پاکستان کے امکانات موجود ہیں۔ فیصلہ امریکی مفادات کے پیش نظر کیا جائے گا۔

سی ٹی بی ٹی پر دستخط امریکی انتظامیہ نے کہا ہے کہ بھارت دورہ کلنٹن کے دوران سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کرے گا۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ پاک بھارت کشیدگی کم کرانے کے لئے البرائیٹ کو پاکستان بھیجا جا سکتا ہے۔ امریکی کانگریس کے متعدد اراکین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ کلنٹن پاکستان ضرور جائیں۔ جیمز رابن نے کہا کہ ایٹمی دھماکہ کی طرح دستخط کے سلسلے میں بھی بھارت پہل کرے۔

اسرائیل کی امداد امریکہ نے اسرائیل کے لئے 20 کروڑ ڈالر کی فوجی امداد کا اعلان کیا ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ یہ امداد اسرائیل کو فلسطینیوں کے ساتھ امن معاہدہ کرتے وقت کی گئی یقین دہانی کا حصہ ہے۔

بھارتی ایٹم بم بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ہم پاکستانی ایٹم بم کا انتظار نہیں کریں گے۔ ایٹم بم چلانے میں پہل کر دیں گے۔ کشمیر کو آزادی نہیں دیں گے۔ بلکہ آزاد کشمیر کی واپسی کا مطالبہ کریں گے۔

ثالثی کی پیشکش مسترد بھارت نے امریکی ثالثی کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ پاکستان کشمیر میں دہشت گرد بھیجنا بند کر دے۔ بھارت عظیم جمہوری قوت ہے جبکہ پاکستان چھوٹا ملک ہے جو فوجی آمر کے تحت ہے۔ پاکستان اگر ایٹمی تباہی سے بچنا چاہتا ہے تو اسے ایٹمی جارحیت کے خلاف دو طرفہ معاہدے کی تجویز قبول کر لینی چاہئے۔ پاکستان کرگل جنگ کے نتائج دیکھ چکا ہے۔ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

پاکستان کا دورہ منظور نہیں بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ امریکی صدر کلنٹن کا دورہ پاکستان منظور نہیں۔ پاکستان جب تک کشمیری دہشت گردوں کی مدد بند نہیں کرتا مذاکرات نہیں ہونگے۔ جنرل مشرف کشمیر میں مزید ہتھیار بھیج رہے ہیں۔

بھارتی فوجی بجٹ میں اضافہ بھارت کے فوجی بجٹ میں 63 ہزار کروڑ روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ روس سے طیارہ بردار جنگی جہاز' ٹینک اور مغرب سے ریڈار اور جدید توپیں خریدی جائیں گی۔

بھارتی گولہ باری عباس پور سیکٹر میں بھارتی گولہ باری سے ایک لڑکی زخمی ہو گئی۔ عباس پور سیکٹر میں جھڑپ کے بعد کنٹرول لائن پر صورتحال انتہائی کشیدہ ہو گئی ہے۔ عالمی ذرائع ابلاغ کے مطابق پاک بھارت کشیدگی خطرناک رخ اختیار کر رہی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان جنگ چھڑنے کا خدشہ بڑھ رہا ہے۔

بنگلہ دیش میں بم دھماکے بنگلہ دیش میں ہڑتال کے آخری روز 40 بم دھماکے ہوئے۔ ایک ہلاک اور درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ بم دھماکوں کے باعث ڈھاکہ میں دہشت پھیل گئی۔ سڑکوں پر ٹریفک معطل رہی۔ سرکاری و غیر سرکاری ادارے مکمل طور پر بند رہے۔ اپوزیشن نے سیکیورٹی ایکٹ کی منظوری کے خلاف ہڑتال کی تھی حزب اختلاف نے نئے انتخابات کا مطالبہ کر دیا ہے۔ سب سے بڑی اپوزیشن جماعت بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کی سربراہ بیگم خالدہ ضیاء نے وزیراعظم کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش ٹھکرا دی ہے۔ اور حسینہ واجد کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔

اسامہ کے ساتھیوں پر فرد جرم اردن میں اسامہ کے 13 ساتھیوں پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ آئندہ ماہ کے آخر تک ان گرفتار افراد پر عدالت میں باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے گا۔

ڈاکٹروں کی ہڑتال جنوبی کوریا میں لاکھوں ڈاکٹروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ مریض بلبلا اٹھے۔ ہڑتال نئے قوانین کے تحت ہسپتالوں میں ادویات کی فروخت کی پابندی کے خلاف کی گئی۔

زہریلی شراب بنگلہ دیش میں زہریلی شراب پینے پر 27 افراد ہلاک اور 50 بے ہوش ہو گئے۔ تمام افراد ایک تقریب میں جمع تھے۔ ہلاکتوں کی تعداد بڑھ بھی سکتی ہے۔

امریکی کارگو طیارہ تباہ امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شمال میں ایک ڈی سی 8 کارگو طیارہ پرواز کے تھوڑی دیر بعد گر کر تباہ ہو گیا۔ جس سے 3 افراد ہلاک اور 200 کاریں جل کر تباہ ہو گئیں۔

گمشدہ گھڑی

○ دارالفتوح سے اقصیٰ چوک آتے ہوئے ایک عدد لیڈی گھڑی گم ہو گئی ہے جس کسی کو ملے وہ مہربانی فرما کر دفتر الفضل کو پہنچا دیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 18 فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ
19 ہفتہ فروری۔ غروب آفتاب۔ 6-00
20 اتوار فروری۔ طلوع فجر۔ 5-22
20 اتوار فروری۔ طلوع آفتاب۔ 6-44

بجلی مہنگی نہیں ہوگی

وفاقی وزیر خزانہ و اقتصادی امور شوکت عزیز نے کہا ہے کہ فرنس آئل کی قیمت میں اضافے سے بجلی مہنگی نہیں ہوگی۔ زکوٰۃ و عشر کے نظام میں اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔ غربت کے خاتمہ کے لئے 15- ارب روپے کی لاگت سے سال پبلک ورکس پروگرام شروع کیا جائے گا۔ روزگار کے نئے مواقع پیدا کئے جائیں گے۔ حکومت نجی اداروں کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ درآمدات پر انحصار کم کریں گے۔ دو ہزار سے کم آمدنی والوں کو سستے داموں آٹا اور دیگر اشیاء فراہم کی جائیں گی۔ مائیکرو کریڈیٹ بنک خواتین کو ترجیحی بنیادوں پر قرض دے گا۔

جبکو میں ثالثی

سپریم کورٹ میں گذشتہ روز واپڈا اور جبکو میں تنازع سے متعلق اپیل کی سماعت جاری رہی۔ احتساب بیورو کی انکوائری رپورٹ ابھی تک مکمل نہیں ہوئی۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ جبکو کیس میں ثالثی ضروری ہے۔ واپڈا اور جبکو کے درمیان معاہدے میں حکومت پاکستان اور عالمی بنک بھی شامل ہیں۔ سندھ ہائی کورٹ ثالثی کو جائز قرار دے چکی ہے۔

واپڈا کو جھٹکا

واپڈا کو فرنس آئل مہنگا ہونے سے ایک ارب 40 کروڑ کا جھٹکا لگا ہے۔ تھرمل بجلی گھروں کی پیداوار مہنگی ہو جائے گی۔ نجی اداروں کو مہنگی بجلی کا بوجھ بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ تاہم واپڈا مالی سال کے اختتام تک بجلی کے نرخ بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

ارکان پارلیمنٹ کا کیس

سیالکوٹ، نارووال اور گجرات کے اضلاع کے بیشتر معطل ارکان پارلیمنٹ کی طرف سے گذشتہ مالی سال کے دوران حکومت کو انکم ٹیکس اور ویلتھ ٹیکس کی ادائیگی میں بڑے پیمانے پر گھپلوں کی انکوائری کے بعد مقدمات نااہلی اور دیگر سزا کیلئے قومی احتساب بیورو کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

انتخابات کا سوچ بھی نہیں سکتے

گورنر سرحد لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد شفیق نے کہا ہے کہ عام انتخابات کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ البتہ ضلعی حکومتوں کے قیام کیلئے اسی سال بلدیاتی انتخابات ہونگے۔ ضلعی حکومتیں بااختیار ہونگی۔ عوام بلدیاتی الیکشن میں کھوٹے کھرے کی تمیز کریں گے ایسے لوگوں کو سامنے لایا جائے جن کا دامن پاک ہو۔ کالاباغ ڈیم کی تعمیر کا فیصلہ نہیں ہوا۔ بلدیاتی انتخابات میں خواتین کو بھرپور نمائندگی دی جائے گی فوری انصاف کے لئے ججوں کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

100 بچوں کا قاتل مکر گیا

100 بچوں کے اعترافی قاتل جاوید اقبال نے عدالت کی طرف سے فرد جرم عائد ہونے پر جرم ماننے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے کوئی قتل نہیں کیا میں نے کبھی مکھی بھی نہیں ماری 100 بچے کیسے قتل کر سکتا ہوں۔ میں قاتل نہیں۔ قتل کا عینی شاہد ہوں۔ پولیس نے ملزم بنا کر کھڑا کر رکھا ہے۔ ملزم شہزاد، ندیم اور صابر نے بھی صحت جرم سے انکار کر دیا ہے۔ مقدمہ کے وکیل صفائی نے کہا ہے کہ مقدمہ کا کوئی مدعی ہے نہ کسی نے قتل ہوتے دیکھا۔ کوئی پوسٹمارٹم بھی موجود نہیں۔ فرد جرم عائد کرنے کی بجائے ملزم بری کر دیئے جائیں۔

بچوں کے والدین کی چیخ و پکار

سیشن کورٹ میں 100 بچوں کے قتل کیس کی سماعت شروع ہوئی تو ہلاک کئے جانے والے بچوں کے والدین اچانک روتے چیختے وہاں آگئے انہوں نے عدالت کے باہر کھڑے ہو کر زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ لواحقین مقتول بچوں کی تصاویر سینے سے لگا کر روتے رہے۔

جنگی مشقوں پر پاکستان کا احتجاج

بھارت کی بری فوج اور فضائیہ کی صحرائے تھر میں بین الاقوامی سرحد کے قریب مشترکہ مشقیں جاری ہیں۔ بھارتی جنگی مشقوں میں جدید ترین ہتھیاروں کے استعمال پر پاکستان نے شدید احتجاج کیا ہے۔ مشقوں سے قبل پاکستان کو آگاہ نہیں کیا گیا۔ ان مشقوں میں بھارتی فوج کے ہزاروں دستے بڑے جنگی ٹینک جدید ترین مواصلاتی نظام سے اور توپوں سے لیس ہو کر حصہ لے رہے ہیں۔ بھارت نے پاکستانی احتجاج مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ مطلع کرنے کی ضرورت نہیں۔

کشیدگی بڑھے گی

امریکہ نے کہا ہے کہ بھارتی جنگی مشقوں سے کشیدگی بڑھے گی۔ کشمیر کے نزدیکی علاقے میں فوجی مشقیں قابل تشویش ہیں۔ کشیدگی کم کرنے کے اقدامات کرنے چاہئیں۔

احتساب کی آڑ

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکمران احتساب کی آڑ میں عوام کو سیاست دانوں سے دور کر رہے ہیں۔ پاکستان کا قیام کسی فوجی کا کارنامہ نہیں تھا بلکہ سیاست دانوں نے محنت کر کے آزاد مملکت حاصل کی تھی۔

دہشت گرد گرفتار

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں 7 دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بموں میں استعمال ہونے والا مادہ اور نقشے بھی برآمد کر لئے گئے۔ ملزمان نائیجرین ہیں۔

ہتھیاروں سے کیا کام

بی بی سی کے مطابق حکومت پاکستان نے اسلحہ کی نمائش پر پابندی تو لگا دی ہے تاہم یہ نہیں بتایا کہ حکم عدولی کرنے والوں کو کیا سزا ملے گی۔ وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے بی بی سی کو بتایا کہ ہم اسلحہ سے معاشرے کو پاک کرنا چاہتے ہیں۔ مذہبی جماعتوں کا ہتھیاروں سے کیا کام؟ ہم ملکی جماعتوں میں خون خرابی روکیں گے۔

شناختی کارڈ

نیشنل ڈیٹابیس رجسٹریشن اتھارٹی ملک بھر میں ہونے والی پیدائشوں، اموات، شادیوں اور طلاق کا ریکارڈ رکھے گی۔ یہ خودمختار اتھارٹی وزارت داخلہ سے منسلک ہوگی۔ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں کی تیاری جون 2000ء سے شروع ہو جائے گی۔ اور خواہشمندوں کو خصوصی کوریئر کے ذریعے کارڈ ان کے دروازے پر مہیا کئے جائیں گے۔ 98ء کی مردم شماری کے دوران شناختی کارڈ کے لئے درخواست کرنے والے تمام پاکستانیوں کو 15 روپے کے رعایتی نرخوں پر کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ ملے گا نئی درخواستوں کے لئے تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اور اس تاریخ تک درخواست دینے والوں سے فی کارڈ 33 روپے وصول کئے جائیں گے۔

وزارت داخلہ کا اجلاس

خطے کی مخصوص صورتحال کے پیش نظر خارجہ پالیسی کے معاملات پر غور و غوض کیلئے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی صدارت میں دفتر خارجہ میں اہم اجلاس ہوا۔ جس میں افغانستان اور مسئلہ کشمیر پر تفصیلی غور و فکر کیا گیا۔

طیارہ کیس

طیارہ سازش کیس میں استغاثہ آج اپنا کیس مکمل کرے گا۔ جس کے بعد میاں نواز شریف اور دیگر ملزمان اپنے بیانات قلمبند کرائیں گے۔ استغاثہ کے مزید گواہوں نے اپنے بیانات قلمبند کروائے عدالت کے سامنے نواب شاہ ائرپورٹ کے مینیجر محمد سلمان اور ڈی سی یونس ڈوگر نے بیان دیئے۔ مینیجر ائرپورٹ نے بتایا کہ نواب شاہ ائرپورٹ کا کنٹرول مجھ سے لے لیا گیا تھا۔ ڈی سی ملیر نے بتایا کہ امین اللہ چوہدری نے وعدہ معاف گواہ بننے کیلئے مجھے درخواست دی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ بیان خود ان کے خلاف بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

پنجاب میں اسلحہ لائسنس منسوخ

حکومت پنجاب نے صوبہ کے اسلحہ ڈیلروں کے لائسنس منسوخ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور چھان بین کے بعد نئے سرے سے لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ گذشتہ برسوں میں سیاسی سفارشوں پر بے شمار اسلحہ لائسنس جاری کئے گئے۔ ذمہ دار افسروں اور اہلکاروں کے خلاف آپریشن ہوگا۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیمہ، نرینہ اولاد، لیکوریا نیز متی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چوک گلی نمبر 3- فون 213207

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون- 647434

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

CPL No. 61